اداریہ

تحقیقی مطالعاتِ زبان و ادب: قومی پالیسی تشکیل دینے کی ضرورت

مطالعاتِ زبان و ادب کے زمرے میں تاحال قومی پالیسی برائے تحقیق کی ضرورت کو بھی دیگر مضامین کی طرح محسوس نہیں کیا گیا ہے۔ ویسے اردو زبان و ادب کے چند اداروں نے اپنے لیے کچھ تحقیقی اہداف مقرر کیے ہیں لیکن اُن کا دائرہ کار محدود یا تخصیص پر مبنی ہے جو تحقیقی طور پر قومی پالیسی کی ضرورتوں سے کسی طرح بھی ہم آہنگ نہیں ہے۔ اس زمرے میں قومی پالیسی کے ہدف کو زیادہ ہمہ گیر ہونا چاہیے۔ مطالعاتِ زبان و ادب کی سمت میں ایک ایسی وسیع پالیسی تشکیل دی جانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جو جمود کا شکار نہ ہو، اسے مسلسل نظر ثانی کے عمل سے گزارا جائے تاکہ مستقل موضوعات کے ساتھ ساتھ ہنگامی موضوعات بھی شامل ہوتے رہیں۔

- اس لیے تحقیقی مطالعاتِ زبان و ادب کی سمت میں ایک ایسی مفصل دستاویز ترتیب دینے کی ضرورت محسوس کی ہے جس میں اجتماعی ذہانت کو استعمال کرتے ہوئے بنیادی اور مستقل موضوعات کا تعین کیا جائے؛
- اس دستاویز کا مقصد زبان و ادب کے حوالے سے ضروری موضوعات کی جانب راہ نمائی مقصود ہو۔ اس راہ نمائی کا انداز قطعی طور پر حکمیہ نہیں بلکہ رہ نمائی پر مبنی ہونا چاہیے، تاکہ اس کے ذریعے اُن ضروری موضوعات کی جانب نتیجہ خیز پیش رفت کی جائے جن پر گزشتہ ایک ڈیڑھ صدی کے عرصے میں یعنی اردو زبان و تحقیق کے آغاز سے کم توجہ دی گئی، یا بالکل توجہ نہیں دی گئی ہے یا اگر دی گئی ہے تو مطلوب اہداف حاصل نہیں کیے جاسکے ہیں؛
- پالیسی کی تشکیل کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ ایک منظم اور مربوط حکمتِ عملی کے طور پر مطالعاتِ زبان و ادب کے زمرے میں تاریخی، سماجی، نصابی، لسانی، اصناف وار و دیگر ضرورتوں کو پورا کیا جاسکے؛
- قومی پالیسی برائے تحقیقی مطالعاتِ و زبان و ادب میں اُن غیر ضروری موضوعات، یا اُن کے غیر متعلق اندازِ تحقیق و غیر معیاری پیش کش کی بھی نشان دہی کی جائے؛

قومی پالیسی برائے تحقیق مطالعات کی عدم دست یابی کے باعث ایسے ایسے غیر ضروری موضوعات پر مقالات تحریر کیے جارہے ہیں جن کی قطعی کوئی ضرورت نہیں۔ اس طرح قومی وسائل کا زیاں ہو رہا ہے۔ بے مصرف اور سہل موضوعات کی سمت مقالہ نگاروں کا ایک جم غفیر ہے جو پیش رفت کا خواہش مند ہے۔ اردو کے معروف رسائل کی لسانی و ادبی خدمات پر مقالات کا ڈھیر ہے جو بالکل بھی مطلوب نہیں۔ ایسے موضوعات کا انتخاب عام طور پر مقالہ نگار اس لیے کرتے ہیں کہ ایک جانب تو وہ کسی ضروری موضوع کو سوچنے کی استعداد سے عاری ہوتے ہیں تو دوسری

جانب کسی ادبی رسالے کا اشاریہ اٹھایا اور اس میں سے کچھ عنوانات کا سرسری مطالعہ کرنے کے بعد ابواب بندی کر دی اور دو یا تین سو صفحات گھسیٹ دیے۔ ایسے عنوانات پر مشتمل مطالعات کو ہائر ایجوکیشن کمیشن سے منظور شدہ تحقیقی مجلات میں بھی اشاعت کے لیے باآسانی جگہ مل جاتی ہے۔ نوآموز مقالہ نگاروں کا ایک آسان ہدف تیسرے درجے کے شعرا بھی ہیں۔ ایسے شعرا کی تعداد کثیر ہے جو مقالہ نگاروں سے ایسے مطالعات کے لیے بالمشافہ درخواست کرتے ہیں جن میں ان کی شخصیت اور شاعری کو موضوع بنایا جائے۔ موضوعات کے انتخاب، نگرانی اور تنقیح پر مامور صاحبان علم و فضل کی تائید بھی انھیں حاصل ہو جاتی ہے جو خود بالعموم علمیت اور عقل و شعور اور تجربے سے بے نیاز رہتے ہیں چناں چہ آسان اور سرسری و سطحی موضوعات کی تلاش میں ایسے لکھنے والوں کو بھی تحقیق کا موضوع بنایا جاتا ہے جنھوں نے صرف دو چار یا اس سے زائد کتابیں تحریر کیں۔ اس ضمن میں اس سوال کو بالکل اہمیت نہیں دی جاتی کہ اس شخصیت پر تحقیقی مقالہ لکھا جائے یا مونوگراف؟ بس ہر دو چار کتابوں کا مصنف تحقیق کا موضوع بن جاتا ہے۔ عدم توازن کی ایک صورت اور ملاحظہ کیجیے کہ ایسے بے خبر مقالہ نگار بھی موجود ہیں جو کسی ایسے بھاری بھر کم تحقیقی موضوع کا انتخاب کر لیتے ہیں جس کا بوجھ اُٹھانا اُن کے بس کی بات نہیں ہوتی۔

اس صورت حال میں تحقیقی مطالعاتِ زبان و ادب پر مشتمل قومی پالیسی درج ذیل حوالوں سے معاون ہو سکے گی:

- مذکورہ مطالعات کو بے سمتی سے بچایا جا سکتا ہے اور قومی سطح پر مطالعات کی سمت میں ایک زیادہ بامعنی انداز میں پیش رفت کو ممکن بنایا جا سکتا ہے؛
- مطالعات کی ضمن میں ٹھوس اور فکر انگیز موضوعات کو اساسی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے اس جانب متعلقہ اداروں اور افراد کی درست راہ نمائی کی جا سکتی ہے جس سے قومی وسائل کے زیاں کے خطرے کو کم کیا جا سکتا ہے؛
- قومی پالیسی کی تشکیل کے بعد یہ بھی پتا چلایا جا سکتا ہے کہ زبان و ادب کی سمت میں کن کن عنوانات کے ذیل میں تاحال مطالعات کی ضرورت ہے؛ اور
- زبان و ادب کے کلاسیکی و جدید سرمائے کو شعوری طور پر سماجی استفادے کی سمت میں زیادہ موزوں انداز میں تشکیل دیا جا سکتا ہے۔

قومی پالیسی کی اہمیت اس لیے بھی ضروری ہے کہ اس سے تحقیقی اداروں میں شخصی من مانیاں ختم ہو جائیں گی اور ان اصول و ضوابط کے رہتے ہوئے ہم بہ حیثیت قوم نتیجہ خیز، قومی ضرورتوں سے ہم آہنگ، مستقبل بینی پر مبنی موضوعات پر علمی و تحقیقی کاموں کو زیادہ آسانی سے انجام دے سکتے ہیں علاوہ ازیں تحقیقی اور علمی حوالوں سے جاری رہنے والی بے سمتی کا خاتمہ بھی ہو سکتا ہے۔

مدیران